السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا سلف صالحین کے قول پر مطلقاً عمل جائز ہے؟ بشرطیہ کہ صحیح ہوں۔ (فتاویٰ: المدینہ 61

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں کوئی خاص قاعدہ وقانون تو نہیں ہے لیکن اس کے لیے بعض شرطیں رکھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ایک مسئلہ میں صحابی کا قول موجود ہو جو کتاب اللہ کی کسی نص یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فرمان کے مخالف نہ ہو اور یہ قول یا فعل صحابہ کے درمیان مشہور ہو اور کسی صحابی کی طرف سے اس کے خلاف قول منقول نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں صحابی کے قول وفعل کو لینے پر دل مطمئن ہے۔ بعض لوگ غلو کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ بھی بندے تھے اور ہم بھی بندے ہیں۔ جب ایک صحابی اس معاملہ کو جائز سمجھتا ہے تو کیا ہوا؟ میں اس کو حرام سمجھتا ہوں۔

تو ایسے شخص کو ہم اس طرح جواب دیتے ہیں کہ بھائی تم صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کی نسبت کیا ہو؟ اور تمہاری علمی حیثیت اور فقاہت اللہ کے رسول کے صحابی کے مقابلہ میں کیا ہے؟

اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنی آراء کے اندر بھی نرمی سے کام لیں اور ہم تکبر نہ کریں۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم سلف صالحین کے حقیقی طور پر پیروکار بنیں اور ان کے برابر چلیں اور ہم ان کی مخالفت نہ کریں۔ ماسوائے اس کے کہ جو کتاب وسنت سے ثابت ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ :120

محدث فتویٰ